

امتحان محبت

عیشہ خان

وہ دو بعد پاکستان آیا تھا
لیکن اس بار کسی کو اسکے آنے کی پہلی جیسی خوشی نہیں تھی
گھر میں کوئی ذرا سی خوش تھی وہ سمرین بیگم تھی ماں تھی آخر کب تک
ناراض رہ سکتی تھی

Novelnagri

سب ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے
افان صاحب نے تو نظر اٹھا کے بھی اس کی طرف نہیں دیکھا تھا
ماہین جو اس کے آتے ہی خوشی سے پھولے نہیں سماتی تھی
آج اس کے چہرے پر کوئی خوشی کے اشارہ نہ تھا

وہ خاموشی سے کھانا کھا رہا تھا جانتا تھا اس نے غلطی ہی اتنی بڑی کی تھی
کہ جس کی شاید معافی نہ تھی اور وہ جانتا تھا سب کا غصہ جائز تھا

اس کی نظریں بار بار نور کو ڈھونڈ رہی تھی مگر وہ اسے پورے گھر میں کہی
نہیں دیکھی



آدھی رات کو احمر کو پیاس کا احساس ہوا تو سائیڈ ٹیبل پر سے پانی کا جگ

اٹھایا وہ خالی تھا

پانی پینے کے غرض سے نیچے کچن میں چلا گیا

واپس کمرے میں جانے کے بجائے وہ کچھ سوچ کر زینے چڑھنے لگا

اسے یقین تھا نور چھت پر ہی ہوگی

وہ کچھ دیر یونہی اسے دیکھتا رہا جو دنیا جہاں سے بے خبر چاند کو دیکھنے میں

مگن تھی

Novelnagri

وہ آج بھی بالکل ویسی کی ویسی تھی بالکل بھی نہیں بدلی بالکل پریوں جیسی
معصوم پری

احمر اپنے فیصلے پر پچھتا رہا تھا آخر نور جیسی لڑکی تو خوش نصیب لوگوں کے
حصے میں آتی ہے اور وہ
اس کو تو نور بے انتہاء چاہتی تھی پھر بھی ناجانے کیوں اس نے نور کے
ساتھ ایسا کیا

احمر کا دل چاہ رہا تھا وہ وقت کو پیچھے کر لے جب صرف وہ اور نور تھے



چار سال پہلے.....

"نور نور کہاں ہو تم؟" احمر پورے گھر میں چلا رہا تھا

"کیا ہو گیا ہے احمر؟ آئستہ بولو" سمرین بیگم نے ٹوکتے ہوئے کہا

"امی نور کہاں ہے کب سے آواز دے رہا ہوں" احمر نے سمرین بیگم سے

پوچھا

"ماہین کے ساتھ شاپنگ پر گئی ہے..... کیوں تمہیں کوئی کام

ہے؟" سمرین بیگم نے پوچھا

"مجھے بتایا بھی نہیں نور نے ایسے ہی چلی گئی" احمر نے خفگی سے کہا

"کیوں تمہیں کیوں بتاتی؟ تم باپ ہو اسکے؟" سمرین بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"نہیں پھر بھی" احمر نے سوچتے ہوئے دھیرے سے کہا

ن"ور کہہ رہی تھی لیکن آپ نواب سو کے اٹھیں تو کوئی آپ سے کچھ پوچھے نا" سمرین بیگم نے طنز کرتے ہوئے کہا

"توبہ ہے امی غلطی ہو گئی آپ تو ہر وقت طنز کرتی رہتی ہیں" احمر نے خفگی سے کہا اور چلا گیا



ماہین نور اور سمرین بیگم لاؤنچ میں بیٹھے شاپنگ بیکس دیکھ رہے تھے

"شکر ہے تم آ گئی" احمر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کو کوئی کام تھا؟" نور نے پوچھا

"ہاں آج تمہارے ہاتھ کی بریانی کھانے کا دل کر رہا ہے لچ میں" احمر نے
کہا

"میں بنادوں گی" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"کوئی ضرورت نہیں تمہیں بنانے کی اماں بی کو کہو وہ بنادیں گی" سمرین
بیگم نے نور سے کہا

"جی ممائی" نور نے اثبات میں سر ہلایا

"نہیں مجھے تو نور کے ہاتھ کی بریانی کھانی ہے" احمر بضد تھا

"تم سے کسی نے پوچھا؟" سمرین بیگم نے اسے گھورا

"امی یہ کیا بات ہوئی" احمر نے بے بسی سے کہا

"دیکھ رہا ہے ابھی شاپنگ سے آئی ہے تھک گئی ہوگی لیکن تمہیں تو" سمرین
بیگم نے محبت سے نور کو دیکھتے ہوئے کہا

"مجھے تو لگتا ہے میں نہیں نور آپ کی سگی اولاد ہے" احمر نے خفگی سے کہا

"ویسے تمہارے ہونے سے تو بہتر تھا نور ہی میری سگی اولاد ہوتی" سمرین بیگم
نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا

نور اور ماہین کا قہقہہ بلند ہوا

نور کو ہنستا ہوا دیکھ کر احمر اسے غصے سے گھورتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا

نور جانتی تھی وہ اب اس سے ناراض ہو گیا ہے اور نور تو اسے ناراض دیکھ ہی
نہیں سکتی تھی



نور نے جلدی جلدی لچ میں احمر کے لیے بریانی بنائی

کھانے کی میز پر سب موجود تھے سوائے احمر کے نور کو پتہ تھا جب تک وہ
خود اسے بلانے نہیں جائے گی وہ نہیں آئے گا

نور نے دروازے پر دستک دی

"واپس چلی جاؤ نور" احمر نے اسے بناء دیکھے کہا وہ جانتا تھا نور ہی آئی ہوگی

"سب کھانے پر آپ کا انتظار کر رہے ہیں" نور نے کہا

Novelnagri

"مجھے پتہ ہے کوئی انتظار نہیں کر رہا تمہارے علاوہ..... امی کو تو بس موقع چاہیے ہوتا ہے مجھے بے عزت کرنے کا اور..... اور تمہیں بھی بڑی ہنسی آرہی تھی" احمر نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"وہ میں" نور کے بات مکمل کرنے سے پہلے احمر نے بات کاٹی

"ہاں کیا وہ میں؟" احمر نے غصے سے گھورتے ہوئے کہا

"یہ غلط بات ہے اب کیا میں ہنس بھی نہیں سکتی" نور نے معصومیت

سے پوچھا

"اچھا جی تو محترمہ کو ہنسنا ہے تو وہ بھی ہم پر؟" احمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"بریا نی ختم ہو جانی ہے پھر آپ مجھے نہیں کہنا" نور نے یاد دہانی کرواتے ہوئے کہا

"اچھا چلو ہم اس بات کو کھانا کھانے کے بعد یہی سے شروع کریں گے" احمر نے کہا اور کھانا کھانے کے لیے نیچے چلا گیا



"ماہی کیا کر رہی ہو؟" نور نے اس کے پاس جھولے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"نور ارمان اپنی فیمیلی کو ہمارے گھر لانا چاہتا ہے" ماہین نے پریشانی سے کہا

"تو اس میں پریشان ہونے والی کونسی بات ہے یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ تمہیں لے کر سریس ہے اور اپنے گھر والوں کے ساتھ تمہارا ہاتھ مانگنے آ رہا ہے" نور نے سمجھاتے ہوئے کہا

"لیکن بابا نہیں مانے تو؟" ماہین نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے پوچھا

"اللہ پاک سے اچھے کی امید رکھو اگر ارمان تمہارے حق میں بہتر ہوا تو راستے خود ہی نکل آئیں گے" نور نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا

ماہین اس کی بات پر دھیرے سے مسکرا دی



ارمان کے گھر والے ماہین کا ہاتھ مانگنے آئے تھے

سب ڈرائنگ روم میں بیٹھے ہوئے تھے

ماہین چائے کی ٹرے لے کر ڈرائنگ روم میں گئی

"اسلام علیکم" ماہین نے سلام کیا

"وعلیکم اسلام بیٹا ادھر میرے پاس بیٹھو" ارمان کی امی نے مسکراتے

ہوئے کہا

ماہین نے اثبات میں سر ہلادیا

اور ان کے برابر میں بیٹھ گئی

"ہمیں آپ کی بیٹی بہت پسند ہے ہماری طرف سے ہاں ہے آپ لوگ سوچ

کے جواب دے دیں" کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے بعد ارمان کے گھر

والوں نے جانے کی اجازت چاہی اور جاتے ہوئے ارمان کی امی نے کہا

"اللہ حافظ" سب نے الوداعی کلمات کہیں



افان صاحب اور سمرین بیگم کو یہ رشتہ منظور تھا انہوں نے رشتے کے لیے

ہاں کر دی

ارمان اور ماہین کی منگنی کی تاریخ طے ہوگئی

دھوم دھام سے ماہین کی منگنی کا فنکشن اپنے اختتام کو پہنچا سب مہمان

اپنے اپنے گھر جا چکے تھے

سب لاؤنچ میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے

افان صاحب تھک کر سونے جا چکے تھے

"اففف میں تو بہت تھک گیا" احمر نے صوفے پر گرنے کے انداز میں

بیٹھتے ہوئے کہا

"بھائی ویسے اپنے ایسا کونسا کام کیا جو اتنا تھک گئے؟" ماہین نے پوچھا

"صبح سے بیچارا بچہ کام کر رہا ہے اور کسی کو دیکھ ہی نہیں" احمر نے دنیا

جہاں کی معصومیت سموئے کہا

"نور ایک کپ چائے بنا دو" احمر نے کہا

"جی" نور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"نور صبح سے کام کر رہی ہے تھک گئی ہوگی تم ملازمہ کو کہہ دو" سمرین بیگم

نے کہا

"نہیں مجھے تو نور کے ہاتھ کی پینی ہے" احمر نے کہا

"حد ہے احمر نور نوکر نہیں ہے تمہاری" سمرین بیگم نے غصے سے کہا

"منگیتر تو ہے نا" احمر نے آئبرو اچکاتے ہوئے کہا

"منگیتر ہے جب شادی ہو جائے جب کام کروانا چلو اب جاؤ" سمرین بیگم
نے کہا

"تو شادی کر دیں آج ہی" احمر نے خفگی سے کہا

بیک وقت سب کا قہقہہ بلند ہوا

"جاؤ نور چائے بنادو" سمرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

"جی ممانی" نور نے کہا اور کچن میں چلی گئی

"تم بھی میرے کہنے پر نہیں اٹھتی ہو پہلے میری بے عزتی والی فلم دیکھتی ہو

پھر کچن میں آتی ہو" احمر نے خفگی سے کہا

نور اس کی بات پر ہلکا سا مسکرائی

"بہت ہنسی آرہی ہے تمہیں" احمر نے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا یوں اچانک احمر کے کھینچنے سے نور کا ہاتھ سوس پین سے ٹکرایا اور ساری چائے اس کے ہاتھ پر گر گئی

"آہ....." نور کی سسکی نکلی

"نور آئی ایم ریلی سوری..... تم رکو میں تمہارے ہاتھ پر کچھ لگاتا ہوں" احمر نے اسے کچن میں موجود ڈائینگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھایا

"نور زیادہ درد ہو رہا ہے" احمر نے اس کے ہاتھ پر تو تھ پیسٹ لگاتے ہوئے پوچھا

"نہیں" نور نے کہا

"روؤ تو مت پلیر نور..... مجھے تمہارے آنسوؤ سے تکلیف ہوتی ہے" اس
نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جس کا چہرہ آنسوؤ سے تر تھا

"نہیں رو رہی" نور نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا

"چائے تو گر گئی میں دوسری بنا دیتی ہوں" نور نے اٹھتے ہوئے کہا

"نہیں تم بیٹھو میں بناتا ہوں" احمر نے کہا

"آپ کو چائے بنانے آتی ہے؟" نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے

پوچھا

"نہیں لیکن بنالوں گا" احمر نے سوچتے ہوئے کہا

"اچھا جی بنائیں" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"تم میرے ہاتھ کی چائے پی کر دیکھنا دیوانی ہو جاؤں گی ایسی چائے بناؤں
گا تم نے آج تک ایسی چائے نہیں پی ہوگی" احمر چائے بناتے ہوئے فخریہ

لہجے میں کہہ رہا تھا

"احمر بھلا اتنی دیر لگتی ہے چائے بنانے میں؟ اب نکال بھی لیں چائے" نور
نے کہا

"ہاں بس بن گئی" احمر نے چائے کپ میں نکالتے ہوئے کہا

"پی کر بتاؤ کیسی ہے" احمر نے چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا

"بہت اچھی ہے" نور نے مجبوراً مسکراتے ہوئے کہا

"مجھے تو پتہ تھا اچھی ہی ہوگی" احمر فخریہ مسکرا رہا تھا

احمر نے جیسے ہی چائے کا پہلا گھونٹ لیا تو اسے پتہ چلا اس نے چائے میں
چینی کی جگہ نمک ڈال دیا ہے

احمر کے منہ کے زویئے بدلتے دیکھ کر نور نے بمشکل اپنی ہنسی روکی



"احمر میں تو آگے کی پڑھائی کے لیے اسٹریلیاء جا رہا ہوں" فون میں سے آواز
ابھری

"اچھا" احمر نے اداسی سے کہا

"یار تو بھی انکل سے بات کر لیں ہم ایک ہی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لے لیتے
ہیں؟" جنید نے مشورہ دیا

"میں پوچھ کے بتاتا ہوں" احمر نے کہا اور فون رکھ دیا



نور اپنے کمرے میں بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی

"نور یار ایک کام کر دو" احمر نے کہا

"ہاں کہیں" نور نے بک سائیڈ میں رکھتے ہوئے کہا

"تم بابا سے بات کروں کے وہ مجھے اسٹریلیاء جانے کی اجازت دے
دیں.....تمہاری تو کوئی بات نہیں ٹالتے.....نور پلیز" احمر نے التجائیہ
لجے میں کہا

"نہیں" نور نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

احمر نے حیرانگی سے اسے دیکھا

"نور تم ایسی تو نہیں تھی مجھے تو تم کسی بات سے انکار نہیں کرتی تھی اور
اب ایسے کر رہی ہو؟" احمر نے خفگی سے کہا

"اچھا میں مامو سے بات کر لوں گی" نور نے کہا وہ احمر کو ناراض کیسے کر سکتی
تھی

نور کی سفارش کرنے پر افان صاحب احمر کو اسٹریلیاء بھیجنے کے لیے مان
گئے تھے



آخر وہ دن بھی آگیا جب احمر کو اسٹریلیاء جانا تھا

احمر ائڑپورٹ کے لیے نکل رہا تھا نور دروازے کے ساتھ کھڑی چپ چاپ
آنسو بہا رہی تھی وہ سب سے مل کر نور کے پاس آیا

"اتنا کیوں رو رہی ہو؟" احمر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"آپ مجھے وہاں جا کر بھول جائیں گے؟" نور نے معصومیت سے پوچھ

ا

"تمہیں کس نے کہا میں تمہیں بھول جاؤنگا؟" احمر نے آنکھیں بڑی کرتے
ہوئے کہا

"میرے دل نے "نور نے زمین کو گھورتے ہوئے کہا

"ارے نہیں بھولوں گا" احمر نے کہا

"آپ مجھے روز فون کریں گے؟" نور نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں" احمر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"وعدہ" نور نے کہا

"میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں وہاں جاکر روز فون کروں گا" احمر نے
مسکراتے ہوئے کہا

نور کے چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی



احمر کو یونی میں پہلا دن تھا وہ یہاں آکر بہت خوش تھا

احمر اور جنید اپنی باتوں میں مگن چل رہے تھے کہ سامنے سے آتی لڑکی سے
ٹکرا گئے

"اندھے ہو دیکھتا نہیں ہے کیا؟" لڑکی نے غصے سے کہا

احمر نے سامنے کھڑی غصے سے آگ بگولہ ہوتی لڑکی کو دیکھا
جو بہت خوبصورت تھی اور اس کی گرے آنکھیں اسے اور پرکشش بنا رہی تھی

"اوہ ہیلو مسٹر" شانزے نے اسے غصے سے گھورا

"شانزے غلطی ہو گئی غصہ مت کرو یہ میرا دوست ہے" جنید نے کہا

"تم اس لڑکی کو جانتے ہو؟" احمر نے حیرانگی سے پوچھا

"ہاں شانزے میرے ڈیڈ کے دوست کی بیٹی ہے اور ہمارے ہی ڈیپارٹمنٹ
میں ہے..... اور شانزے یہ میرا دوست ہے احمر" جنید نے ان
دونوں کا تعارف کروایا

"نائس ٹو میٹ یو" احمر نے مسکراتے ہوئے کہا

شانزے بھی مسکرا دی



کچھ ہی دنوں میں احمر اور شانزے کی اچھی ہو گئی تھی اب احمر کا سارا وقت
شانزے اور جنید کے ساتھ گزرتا تھا

Novelnagri

احمر کو شانزے اچھی لگنے لگی تھی وہ بالکل بھول ہی بیٹھا تھا کہ اس کے
نام کی آنکوٹھی پہنے کوئی اس کا انتظار کر رہا ہے

نور روز احمر کے فون کا انتظار کرتے کرتے سو جاتی تھی احمر نا تو خود اسے
فون کرتا اور نا ہی اسکے کسی میسج یا کال کا جواب دیتا تھا وہ اسے نظر انداز
کر رہا تھا اور نور کو اس کا نظر انداز کرنا بہت تکلیف پہنچا رہا تھا



نور کی برتھ ڈے تھی ہمیشہ کی طرح سب نے اس کی برتھ ڈے سیلیبریٹ
کی تھی

نور کو تو بس احمر کی کال کا انتظار تھا

احمر تو کبھی بھی اسے وش کرنا نہیں بھولتا تھا

نور پوری رات جاگ کر احمر کی کال کا انتظار کرتی رہی لیکن احمر کی کال
نہیں آئی

آخر اس نے احمر کو خود کال کر دی..... احمر مسلسل اس کی کال
کاٹ رہا تھا لیکن نور بھی بضد تھی وہ بھی مسلسل کال کرے جا رہی تھی

"کیا مسئلہ ہے تمہیں کوئی کال کاٹ رہا ہے تو سمجھ جاؤ کہ ابھی بات نہیں
کرنی" احمر نے غصے سے کہا

"احمر آپ سچ میں بدل گئے" نور نے روتے ہوئے کہا اور فون بند کر دیا

نور کی پوری رات روتے ہوئے گزری تھی



احمر کو صبح یاد آیا کہ کل تو نور کی برتھ ڈے تھی اور اس نے اسے وش
کرنے کے بجائے بلاوجہ ڈانٹ دیا

اس نے جلدی سے نور کو کال کی
"ہیلو" فون میں سے نور کی آواز ابھری

"نور یار سوری میں بھول گیا تھا اور غصے میں تھا بار بار تمہارا فون آ رہا تھا اس
لیے مجھے مزید غصہ آگیا
نور پلیز سوری" احمر نے ندامت سے کہا

"کوئی بات نہیں" نور نے مسکراتے ہوئے کہا



وقت پر لگا کے اڑ گیا اور آخر وہ دن بھی آگیا جس دن کا نور کو انتظار تھا

آج احمر پاکستان واپس آ رہا تھا سب بہت خوش تھے اور سب سے زیادہ نور
اس کے ہونٹوں پر نا ختم ہونے والی مسکراہٹ تھی اس نے اس دن کا
کتنا انتظار کیا تھا

"نور اب جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ" سمرین بیگم نے کچن میں آکر کہا

"جی ممائی" نور نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں چلی گئی

نور آئیے کے سامنے کھڑی اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی

اس نے بلیک کلر کی سمپل سی امبریلا فراق پہنی تھی اور اپنے بالوں کو کھلا
رکھا تھا اور ہم رنگ کے چھوٹے آویزے کانوں میں پہنے تھے وہ نظر لگ
جانے تک خوبصورت لگ رہی تھی

اس نے ایک نظر اپنے سر اُپے پر ڈالی اور لاؤنچ میں چلی گئی

افان صاحب اور ماہین احمر کو لینے آئیپرورٹ گئے تھے جبکہ نور اور سمرین بیگم
گھر میں ہی ان کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

احمر کو دیکھتے ہی نور کی خوشی کا ٹھکانہ نارہا

احمر سب سے ملنے کے بعد فریش ہونے چلا گیا

پھر سب نے خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا



احمر شام کے وقت گھر میں داخل ہوا تو سمرین بیگم نور اور ماہین لاؤنچ میں
بیٹھی نئے کپڑے دیکھ رہی تھی

"کسی کی شادی ہو رہی ہے کیا؟" احمر نے سمرین بیگم کے برابر میں بیٹھتے
ہوئے پوچھا

"ہاں" ماہین نے جواب دیا

"کس کی؟" احمر نے دوبارہ پوچھا

"میری  ماہین نے شرماتے ہوئے کہا

"مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں" احمر نے خفگی سے کہا

"ماہین کی تو عادت ہے فضول بولنے کی" سمرین بیگم نے کہا

"پھر کس کی ہو رہی ہے؟" احمر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"تمہاری اور نور کی" سمرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

الفاظ تھے یا بم جو اسکے اوپر سمرین بیگم نے پھوڑا تھا

"کیا؟" احمر نے حیرت سے کہا

"کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟" سمرین بیگم نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"نہیں لیکن اتنی جلدی" احمر نے سنبھلتے ہوئے کہا

"اب تمہاری پڑھائی مکمل ہو گئی ہے تمہارے بابا نے شادی کی تاریخ طے کر دی ہے" سمرین بیگم نے کہا

احمر بناء کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا



"احمر بھائی ہمیں شاپنگ پر لے جائیں" احمر ٹی وی لاؤنچ میں بیٹھا ٹی وی دیکھ رہا تھا جب ماہین نے آکر کہا

"احمر تم بچیوں کو شاپنگ کے لیے لے جاؤ" افان صاحب نے کہا

"جی بابا" احمر اثبات میں سر ہلایا

احمر بے دلی سے ڈرائیو کر رہا تھا اس کا ارادہ ماہین کو منع کرنے کا تھا لیکن
افان صاحب کی وجہ سے اسے مجبوراً انہیں شاپنگ پر لے جانا پڑا

نور بار بار اسے دیکھ رہی تھی



"احمر میں کونسی ڈریس لوں؟" نور نے پوچھا

"کوئی سی بھی لے لو" احمر نے بیزاری سے کہا

"آپ بتائیں نا" نور بضد تھی

"اچھا یہ پنک کلر والی ڈریس لے لو تمہیں ویسے بھی پنک کلر پسند ہے
نا" احمر نے کہا

"احمر آپ اتنی جلدی بھول گئے مجھے پنک کلر نہیں پسند" نور نے اسے
دیکھتے ہوئے کہا

("شانزے تمہیں کونسا کلر پسند ہے؟" احمر نے پوچھا

"پنک کلر" شانزے نے جواب دیا)

"کہاں گم ہو گئے آپ؟" نور نے احمر سے پوچھا جو کسی سوچ میں گم تھا

"کسی نہیں" احمر نے سنبھلتے ہوئے کہا

"آپ کو یہ پسند ہے تو میں یہی لے لیتی ہوں" نور نے مسکراتے ہوئے کہا



مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی

اور احمر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا سب سے کیسے بات کرے کیونکہ اسکی اور نور

کی منگنی اسکی رضامندی سے ہوئی تھی

وہ جانتا تھا نور ہی ہے جو سب کو سمجھا سکتی ہے لیکن وہ نور سے کیسے بات
کرتا وہ تو اس شادی سے بہت خوش ہے



آج ان دونوں کا مایوں تھا
صبح سے احمر اس سے بات کرنے کا موقع ڈھونڈ رہا تھا
لیکن نور کے مہندی لگ رہی تھی تو سب لڑکیاں اس کے پاس تھی
احمر فنکشن شروع ہونے سے پہلے نور سے بات کرنا چاہتا تھا

نور کی مہندی مکمل ہوئی تو سب لڑکیاں رات کی تیاری کرنے کے لیے چلی گئی

نور اپنے مہندی والے ہاتھ دیکھ رہی تھی جب احمر کمرے میں داخل ہوا

"احمر میری مہندی دیکھیں کتنا اچھا رنگ آیا ہے نا" نور نے اپنے مہندی والے ہاتھ اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا

"ماہین کہہ رہی تھی مہندی کا رنگ تو بہت اچھا آیا ہے میں نے کہا کہ آپ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں تو مہندی کا رنگ تو اچھا آنا ہی تھا تو ماہین نے

کہا کہ پاگل ساس محبت کرتی ہے تو رنگ اچھا آتا ہے میں نے کہا تو ساس کے بیٹے بھی تو محبت کرتے ہیں "نور اپنی ہی دھن میں بولے جا رہی تھی

"احمر آپ کچھ کہنے آئے تھے؟" نور نے احمر سے پوچھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا

"کیا" احمر نے اس کی بات پر چونکتے ہوئے کہا

"میں پوچھ رہی ہوں آپ کسی کام سے آئے تھے" نور نے دوبارہ کہا

"نہیں" احمر نے کہا اور کمرے سے چلا گیا

نور اتنی خوش تھی کہ اس میں ہمت ہی نا ہوئی کے وہ نور کو بول سکے کے وہ

اس سے شادی نہیں کر سکتا

مایوں کا فنکشن بھی اپنے اختتام کو پہنچا سب لوگ اپنے کمروں میں آرام

کرنے چلے گئے تھے احمر کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے اس کے پاس

صرف آج کی رات تھی کل ان دونوں کی شادی تھی اور وہ کسی بھی حال

میں نور سے شادی نہیں کر سکتا تھا

وہ جانتا تھا نور چھت پر ہوگی اس نے ہمت کر کے زینے چڑھنے لگا

نور چھت پر کھڑی ہمیشہ کی طرح آسمان کو دیکھ رہی تھی

احمر اسکے برابر میں آکر کھڑا ہو گیا
مگر وہ اسکی طرف متوجہ نا تھی

"نور تم مجھے کتنا چاہتی ہو؟" احمر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

نور نے حیرت سے اسے دیکھا پھر واپس آسمان کی طرف متوجہ ہو گئی

"آپ کو پتہ ہے آسمان پر کتنے تارے ہیں؟؟" نور نے بناء اسے دیکھے پوچھا

"نہیں" احمر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"آپ کبھی بھی ان تاروں کی تعداد گن نہیں سکتے بلکل ایسے ہی میری
چاہت کا آپ اندازہ نہیں لگا سکتے" نور نے کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھا اور
ہلکا سا مسکرا دی

"نور تم میرے لیے مجھے چھوڑ سکتی ہو؟" احمر نے پوچھا

نور نے حیرانگی اور نا سمجھی کے ملے جلے تاثر سے اسے دیکھا

"کیا تم مجھے میرے لیے چھوڑ سکتی ہو؟ بابا کو شادی سے انکار
کردو..... تمہاری تو ہر بات مانتے ہیں بابا" احمر نے اپنی بات جاری رکھتے
ہوئے کہا

"میری محبت کا امتحان لے رہے ہیں؟" نور نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں" احمر نے مختصر جواب دیا

"جائے میں نے آپ کو اپنی محبت سے آزاد کیا" نور نے ضبط سے کہا

"پوچھو گی نہیں کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں" احمر نے ائبرو اچکاتے ہوئے کہا

"نہیں" نور نے بناء اسے دیکھے کہا

"کیوں؟" اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"آپ جب واپس آئے تھے مجھے تو اس ہی دن معلوم ہو گیا تھا آپ مجھے
چھوڑ دیں گے..... میں نے آپ سے محبت نہیں عشق کیا ہے آپ کی
آنکھیں دیکھ کر جان جاتی ہوں آپ کے دل کا حال اور میں نے آپ کی
آنکھوں میں کسی اور کا عکس دیکھ لیا تھا..... میں نے آپ کی آنکھوں
میں اپنی محبت دفن ہوئی دیکھ لی..... کیا وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت

ہے؟ مجھ سے زیادہ آپ کو چاہتی ہے؟ میں تو اب آپ سے یہ سوال پوچھنے
کا بھی حق نہیں رکھتی.....

بس اتنا کہوں گی جب کسی کو اپنے نام کی آنکھیں ٹھہریں تو اس کو ہی
اپنے دل میں رکھتے ہیں.....

یوں لوگوں کے دل نہیں توڑا کرتے اور وہ بھی وہ دل جن میں آپ خود بستے
ہوں.....

خدا کرے آپ کو مجھ سے عشق ہو جائے "نور نے کہا اس کا پورا چہرہ آنسوؤں
سے تر تھا

نور نے اپنے آنسو پونچھے اور نیچے چل گئی



نور روتی ہوئی زینے اتر کر اپنے کمرے میں چلی گئی

ماہین کی نظر نور پر پڑھ گئی تھی وہ اس طرح نور کو روتے ہوئے دیکھ کر
بہت پریشان ہو گئی اور اس کے پیچھے بھاگی

نور نے کمرے میں جاتے ہی دروازے پر کنڈی لگالی اور دروازے کے ساتھ
لگ کر رونے لگی

"نور.....نور" ماہین دروازہ بجاتے ہوئے اسے پکار رہی تھی

"نور پلیر دروازہ کھولو" ماہین کافی دیر سے دروازہ بجا رہی تھی لیکن نا تو نور کوئی جواب دے رہی اور نا ہی دروازہ کھول رہی تھی

"نور کیا ہوا ہے؟ دروازہ تو کھولو.....مجھے ٹینشن ہو رہی ہے" ماہین نے پریشانی سے کہا

"نور اب تم نے دروازہ نہیں کھولا تو میں ماما بابا کو بلا لوں گی" ماہین نے آخر اسے دھمکی دی تو اس نے دروازہ کھولا

"نور کیا ہوا؟ کیوں رو رہی ہوں؟" ماہین نے کمرے میں داخل ہو کر پوچھا

"ماہین میں نے احمر کو اپنی محبت سے آزاد کر دیا..... میں نے انہیں

اپنی محبت سے آزاد کر دیا" نور نے روتے ہوئے کہا

"نور کیا کہہ رہی ہوں تم مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا" ماہین نے نا سمجھی سے

پوچھا

"احمر چاہتے تھے میں انہیں اپنی محبت سے آزاد کر دو..... میں نے

کر دیا..... وہ میری محبت کا امتحان لے رہے تھے..... میں

محبت کے امتحان میں جیت کر اپنا سب کچھ ہار گئی" نور روتے ہوئے کہہ

رہی تھی

نور بولتے بولتے ماہین کے ہاتھوں میں ڈھے گئی

"نور.....نور" ماہین اس کا گال تھپتھپا کر اسے ہوش میں لانے کی
کوشش کر رہی تھی

ماہین کی کافی جدوجہد کے بعد نور کو ہوش آگیا تھا

ماہین نے نور کو نیند کی گولی دے کر سلا دیا تھا اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ نور
کو کیسے سنبھالے وہ پوری رات اس کے سرانے بیٹھی رہی

"نور تم کب اٹھی؟" فجر کے وقت ماہین کی آنکھ کھلی تو اس کی نظر نور پر پڑی جو جائے نماز پر بیٹھی دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے رو رہی تھی

"نور میں جانتی ہوں تم بہت تکلیف میں ہو پر ایسے تو نا کرو تمہیں ویسے ہی اتنا تیز بخار ہو رہا ہے اور بیمار ہو جاؤ گی" ماہین نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

میں شاید محبت کی راہ میں اتنا آگے نکل آئی ہوں کہ اب واپسی کا کوئی راستہ نہیں

مجھے اور میری روح کو صرف موت ہی سکون بخش سکتی ہے
اب تو بس انتظار ہے.....

موت کا.....



صبح ہی افان صاحب کے کمرے میں چلی گئی احمر پہلے ہی گھر سے جا چکا
تھا کیونکہ اس میں سب کا سامنا کرنے کی ہمت نہ تھی

"آجاؤ" نور نے دروازے پر دستک دی تو افان صاحب نے کہا

"بڑے بابا مجھے آپ سے بات کرنی ہے" نور نے جھجھکتے ہوئے کہا

"ہاں کہو نور" انہوں نے پیار سے کہا

"آپ یہ شادی کینسل کر دیں میں احمر سے شادی نہیں کرنا چاہتی" نور نے
ضبط کرتے ہوئے کہا

"احمر اب تک نہیں بدلہ ابھی بھی اپنی ہر بات منوانے کے لیے تمہارا سہارا
لیتا ہے" انہوں نے نم آنکھوں سے نور کو دیکھا

ضبط کرنے کے باوجود بھی نور کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے

"بڑے بابا آپ احمر کو کچھ نہیں کہیں گے کبھی بھی وعدہ کریں" نور نے
وعدہ چاہا

"مجھے معاف کر دو نور تمہاری تکلیف کا باعث میرا بیٹا ہے" انہوں نے اس
کے آنسوؤں پونچھتے ہوئے کہا

نور ان کے گلے لگ کر خوب روئی



"شانزے ول یو میری می" احمر نے اس کے سامنے ڈائمنڈ رنگ کرتے
ہوئے کہا

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے میں کیوں تم سے شادی کروں گی میں تو تمہیں
صرف ایک اچھا دوست سمجھتی تھی" شانزے نے غصے سے کہا

احمر نے یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ شانزے بھی اس سے محبت کرتی ہے یا
نہیں احمر جسے شانزے کی محبت سمجھ رہا تھا وہ تو صرف اس کے لیے محض
دوستی تھی

دو سال بعد.....

احمر کو پاکستان آئے ایک ماہ گزر چکا تھا
افان صاحب اور نور اسے سخت نظر انداز کر رہے تھے
سمرین بیگم اور ماہین پھر بھی احمر سے بات کر لیتے تھے

سمین بیگم ماہین اور احمر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے

ان کے درمیان مکمل خاموشی تھی

"ارمان کیسا ہے؟" احمر نے بات کا آغاز کیا

"میری اور ارمان کی منگنی کب کی ٹوٹ گئی ہے" ماہین نے سنجگی سے کہا

"کب؟ کیسے؟" احمر نے حیرانگی سے کہا

Novelnagri

"آپ نے تو ان دو سالوں میں ایک بار بھی جاننے کی کوشش نہیں کی کہ آپ کے جانے کے بعد کیا ہوا..... احمر بھائی شادی والے دن شادی کینسل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے..... پورے خاندان والوں نے نا جانے کیا کیا باتیں بنائی تھیں..... ارمان کی امی نے ہماری منگنی توڑ دی" ماہین نے کہا تو اس کی آنکھیں نم ہو گئی

"ارمان نے یہ اچھا نہیں کیا میں اسے چھوڑوں گا نہیں" احمر نے غصے سے کہا

"بھائی اس میں غصے والی کونسی بات ہے میرے ساتھ بھی وہی ہوا جو آپ نے نور کے ساتھ کیا"

"آسان لفظوں میں کہو تو یہ شاید آپ کے گناہ کی سزا مجھے مل گئی"

"یہ تو مکافات عمل ہے"

"یہ نہیں کہہ رہی کہ مجھے نور نے بدعادی تو میرے ساتھ ایسا ہوا بلکہ اللہ پاک کو اس کے آنسو پسند نہیں آئے"

احمر بھائی آپ اتنے خود غرض کیسے ہو گئے تھے؟؟؟

"ایک بار بھی نہیں سوچا ماما بابا کے دل پر کیا گزرے گی ہم کیسے رشتہ داروں کو ڈیل کریں گے"

"اور نور....."

"نور کے بارے میں تو آپ سوچتے وہ کتنا چاہتی تھی آپ کو پھر بھی آپ نے ایسا کیا" ماہین کی آنکھوں سے آنسوؤں رواں تھے

احمر نے کچھ نہیں کہا وہ تو سچ میں یہ سوچنا ہی بھول گیا تھا کہ اس کے انکار کرنے کے بعد کیا ہوگا.....

وہ تو بس اپنے بارے میں سوچ رہا تھا.....



نور چھت پر کھڑی ہمیشہ کی طرح چاند تک رہی تھی

"نور....." احمر نے نور کو پکارا

نور چونکتے ہوئے پلٹی..... ایک نظر احمر پر ڈال کر واپس اپنا رخ موڑ لیا

"نور مجھے تم سے بات کرنی ہے" احمر اس کے برابر میں آکر کھڑا ہو گیا

"لیکن مجھے نہیں کرنی..... اور میرے خیال سے ہمارے درمیان بات کرنے کو کچھ نہیں بچا" نور کا لہجہ بے تاثر تھا

"نور پلیز مجھے معاف کر دو..... میں بہت شرمندہ ہوں..... مجھے بہت دکھ ہے جو میں نے تمہارے ساتھ کیا..... میں اپنی ہر غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں" احمر نے ندامت سے کہا

"آپ نے اس لڑکی سے شادی کیوں نہیں کی جس سے آپ محبت کرتے تھے؟" نور نے سوالیہ انداز میں کہا

"کیا ہوا چپ کیوں ہیں؟ اس نے ٹکھرا دیا آپ کو؟" نور نے کہا

"ہاں....." احمر نے مختصر جواب دیا

"اگتنے خود غرض ہیں آپ احمر..... مجھے چھوڑا بھی تو اپنے غرض کے
لیے اور اب مجھے اپنانا بھی چاہتے ہیں تو اپنے غرض کیلئے..... اتنے
خود غرض تو نہیں تھے آپ؟ یا شاید میں ہی آپ کو سمجھ نہیں پائی 😞" نور
کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

"مجھے ٹکھرائی ہوئی چیزیں نہیں پسند" وہ بولتے بولتے رکی پھر اپنے آنسو صاف
کرتے ہوئے سختی سے کہا

"نور....." احمر تھوڑا سا قریب ہوا تھا

"دور رہیں مجھ سے" نور نے چیختے ہوئے ہاتھ سے دور رہنے کا اشارہ کیا

دور رہیں مجھ سے مسٹر احمر افان..... مجھے نفرت ہے آپ

سے..... آپ کے نام سے..... ہر اس لمحہ سے جب میں

نے آپ کو چاہا..... ہر اس پل سے جس پل میں نے آپ سے محبت

کی "نور نے تلخی سے کہا

"نور تم مجھ سے محبت....." نور نے احمر کی بات کاٹتے ہوئے کہا

"اکرتی تھی" نور نے تھی پر زور دیتے ہوئے کہا

"اب بھی کرتی ہو" احمر نے پراعتماد لہجے میں کہا

"کیوں آپ بھی تو پہلے مجھ سے محبت کرتے تھے پھر آپ کی بھی تو محبت ختم ہو گئی تھی..... میری بھی محبت مر گئی" نور نے سختی سے کہا

"نور میں تم سے محبت کرتا ہوں تم میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی" احمر نے بے بسی سے کہا

"اوہ تو احمر افان کو تیسری بار محبت ہو گئی" نور نے طنزیہ کہا

Novelnagri

"احمر نا تو آپ محبت کرتے ہیں اور نا ہی کبھی کر سکتے..... آپ
نے تو محبت کا مذاق بنا کے رکھ دیا ہے..... پہلے مجھ سے ہوئی پھر
شانزے سے اور پھر دوبارہ مجھ سے ہو گئی تالیاں آپ کی محبت پر" نور نے
تالیاں بجاتے ہوئے کہا

"نور پلیز ایسے مت کرو؟ میں سچ میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں" احمر نے
بے بسی سے کہا

"اوہ بہت افسوس ہوا سن کر کے آپ بھی محبت کر بیٹھے..... محبت
کرنے والوں سے تو انکی محبت کا امتحان لیا جاتا ہے ہیں نا؟ اب امتحان

دینے کی باری آپ کی ہے مسٹر احمر.....انتظار کریں امتحان محبت
دینے کا "نور تلخی سے کہتی ہوئی چلی گئی

احمر بت بنا کھڑا تھا

یہ تو وہ نور نہیں تھی جسے احمر نے چھوڑا تھا یہ تو کوئی اور ہی تھی.....
"نور تم نے کیا فیصلہ کیا؟" ماہین نے غور سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"کس بارے میں؟" نور نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"نور میں یہ نہیں کہوں گی بھائی کو معاف کر دو..... کیونکہ بھائی کی

غلطی معافی کے قابل نہیں ہے

انہوں نے جو تمہارے ساتھ کیا وہ بہت غلط کیا تھا..... اگر آج

ارمان میرے سامنے آجائے اور کہے کہ وہ مجھے اپنا نا چاہتا ہے تو میں کبھی

بھی اس کا ہاتھ نہیں تھاموں گی کیونکہ اس کی وجہ سے میری عزت نفس

مجروح ہوئی تھی..... لیکن اللہ پاک نے ارمان کو مجھ سے چھین کر

میرے نصیب میں علی کا ساتھ لکھ دیا اور مجھے امید ہے وہ بہت اچھے

ہمسفر ثابت ہونگے"

"اب تمہیں بھی آگے بڑھ جانا چاہیے یا تو بھائی کا ہاتھ تھام لو....."

"یا پھر ان کی سب یادیں اپنے دل سے مٹا دو....."

"تمہارے ہر فیصلے میں میں ماما بابا ہم سب تمہارے ساتھ ہیں" ماہین نے

اسے سمجھاتے ہوئے کہا



احمر شام کے ٹائم باہر سے آیا تو اسکی نظر لاؤنچ میں بیٹھے مہمانوں پر پڑی

"کون آیا ہوا ہے؟" احمر نے پاس سے گزرتی ہوئی ملازمہ سے پوچھا

"چھوٹی بی بی کے سسرال والے" ملازمہ نے جواب دیا

"اسسرال والے؟" احمر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"کچھ ماہ پہلے چھوٹی بی بی کی منگنی ہوگئی تھی اب ان کے سسرال والے
شادی کی تاریخ لینے آئے ہیں" ملازمہ نے بتایا

احمر نے ایک نظر نور پر ڈالی جو مہمانوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی مسکرا رہی تھی
اور چپ چاپ اپنے کمرے میں چلا گیا



"نور تم ایسے نہیں کر سکتی" نور اپنے کمرے میں تھی جب احمر داخل ہوا

Novelnagri

"کیا کیا میں نے؟" نور نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"تم کسی اور سے شادی کیسے کر سکتی ہو؟" احمر نے بے بسی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"میں نے پوچھا تھا آپ سے؟ نہیں نا تو آپ کس حق سے پوچھ رہے ہیں؟" نور نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"نور تم کتنی بے حس ہو گئی ہو" احمر نے افسردگی سے کہا

"میں بے حس ہوں میں" نور نے اپنی طرف انگلی کرتے ہوئے کہا

"بے حس مطلبی انا پرست مغرور سب ہوں میں اور مجھے یہ سب آپ نے بنایا
ہے" نور نے تلخی سے کہا



"امی آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟" احمر نے سمرین بیگم کے کمرے میں
داخل ہوتے ہوئے کہا

"ہاں بس سر میں درد ہے" سمرین بیگم نے کہا

"آپ نے میڈیسن لی؟" احمر نے فکر مندی سے کہا

"لے لی" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا

"امی آپ اپنا بالکل خیال نہیں رکھتی..... اور ماہین کہا ہے؟" احمر نے
کہا

"وہ تیار ہو رہی ہے عالیان نور اور ماہین کو شاپنگ پر لے جانے کیلئے آیا
ہے" سمرین بیگم نے بتایا

"کیوں؟" احمر نے سوالیہ انداز میں پوچھا

"گھر میں شادی ہے ایک ماہ بعد اتنی ساری تیاریاں کرنی ہیں" سمرین بیگم
نے کہا

احمر بناء کچھ کسے کمرے میں چلا گیا

احمر لاؤنچ میں آیا تو عالیان وہاں پہلے سے ہی موجود تھا

"ہیلو" عالیان نے احمر کو اپنی جانب آتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا

"آپ؟" احمر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"یہ عالیان ہیں" نور نے لاؤنچ میں داخل ہوتے ہوئے کہا

"تو آپ ہیں وہ خوش نصیب" احمر نے نور کو دیکھتے ہوئے عالیان کو مخاطب
کیا

"ہمیں دیر ہو رہی ہے..... چلیں عالیان" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں بھی گھر میں بیٹھا بور ہو رہا ہوں میں بھی چلتا ہوں" انہیں جاتا دیکھ احمر
نے جلدی سے کہا

"جی ضرور" عالیان نے مسکراتے ہوئے کہا

"نور تم میرے ساتھ آگے بیٹھ جاؤ" عالیان نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جو
ماہین کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہی تھی

نور مسکراتی ہوئی عالیان کے برابر والی سیٹ پر برجمان ہو گئی اور احمر پیچھے
بیٹھا غصے سے آگ بگولہ ہو رہا تھا



"نور کتنی خوش لگ رہی ہے نا" ماہین نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا جو عالیان
کے ساتھ کھڑی کسی بات پر مسکرا رہی تھی

"ہاں" احمر نے اداسی سے کہا



وہ سب جیولری شاپ پر تھے

"لاؤ نور میں تمہیں پہنادوں" نور نے ایک سونے کا کڑا پسند کیا تو عالیان نے
پہنانے کی پیشکش کی

"نہیں میں پہن لوں گی" نور نے انکار کرتے ہوئے کہا

NovelInagri

عالیان نے دوبارہ کہا تو نور نے ماہین کی طرف دیکھا جس نے آنکھوں سے اشارہ کیا تو نور نے اپنا ہاتھ عالیان کے ہاتھ میں دے دیا نور کا ہاتھ پکڑے عالیان کو دیکھ کر احمر کا دل چاہ رہا تھا وہ عالیان کو جان سے مار دے

جاری ہے



آج نور اور عالیان کی مہندی تھی

ماہین اور نور نے سیم ڈریسنگ کی ہوئی تھی وہ دونوں پیلے اور نارنگی رنگ کے لہنگے میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی

زینے اترتے ہوئے احمر کی نظر سامنے کھڑی نور پر پڑی جو کسی بات پر ہنس رہی تھی

"نور اتنی بڑی سزا" احمر نے دل میں بے بسی سے سوچا اور گھر سے باہر چلا

گیا



احمر رات دیر گھر پر آیا تھا سب سوچکے تھے وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

نور نے دروازے پر دستک دی

"احمر دیکھو گے نہیں کہ عالیان کا نام میرے ہاتھوں میں کتنا حسین لگ

رہا ہے" نور نے اپنے مہندی والے ہاتھ جس پر مہندی سے "اے" لکھا ہوا

تھا اسے دیکھاتے ہوئے کہا

"نور پلیر ایسے مت کرو تم نے یہ شادی کر لی تو میں مرجاؤ گا" احمر نے
بے بسی سے کہا

"جانتے ہو مجھے بھی اس دن یہی لگا تھا کہ میں مرجاؤں
گی..... لیکن دیکھو میں زندہ ہوں کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا
احمر" نور نے سنجگی سے کہا

"تم سب فنکشن میں گھر سے باہر تھے لیکن کل تمہیں ہال پہنچنا ہے لازمی
سمجھے میری زندگی کا اتنا حسین دن ہے کل اور تم نہیں ہوں گے تو مجھے
اچھا نہیں لگے گا" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"میں نہیں آؤں گا کل" احمر نے اسے بناء دیکھے کہا

"تمہیں آنا ہوگا احمر..... میں نے کہا تھا نہ امے حان لینے کی باری
میری ہے اور کل تمہاری محبت کا امتحان ہے میں چاہتی تن اپنی آنکھوں
کے سامنے مجھے کسی اور کا ہوتے دیکھو" نور نے کہا اور کمرے سے چلی گئی



سب مہمان شادی ہال میں بیچ چکے تھے نور بار بار احمر کو کال کر رہی تھی احمر
دل ہپ پتھر رکھ کر وہاں پہنچا تھا دل میں ایک امید تھی کہ شاید نور عالیان
کو انکار کر دے

وہ جیسے ہی ہال میں پہنچا اسٹج پر بیٹھے عالیان کو سب مبارک باد دے رہے
تھی

نکاح ہو چکا تھا.....آخری امید دم توڑ گئی

احمر سیدھا برائڈل روم میں چلا گیا

"مبارک ہو تمہیں" احمر نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا

اتنے میں مولوی صاحب اور افان صاحب کمرے میں داخل ہوئے

"مولوی صاحب نکاح پڑھائیں" افان صاحب نے کہا

"کس کا نکاح؟" احمر نے حیرانگی سے پوچھا

"تمہارا اور نور کا" سمرین بیگم نے مسکراتے ہوئے کہا

مولوی صاحب نکاح پڑھا کے جاچکے تھے اور احمر کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ
یہ خواب نہیں حقیقت ہے

نور اور احمر کو اسٹیج پر ماہین اور عالیان کے ساتھ لا کر بیٹھایا گیا

"بھائی ان سے ملے یہ ہیں میرے شوہر عالیان عرف علی" ماہین نے

شرارت سے کہا

"تم سب نے اچھا نہیں کیا" احمر نے خفگی سے کہا

"بھائی مجنوح بن کے گھومنے کے بجائے شادی کارڈ ہی دیکھ لیتے جس میں

بڑا بڑا لکھا تھا"

"ماہین ویٹس عالیان.....اور.....نور ویٹس احمر"

ماہین نے ہنستے ہوئے کہا

"لیکن نور نے تو اپنی مہندی پر عالیان کا نام لکھا تھا" احمر نے یاد کرتے ہوئے کہا

"بھائی کو گہرا صدمہ لگ گیا ہے نور" ماہین نے نور کو دیکھتے ہوئے کہا

"کیا مطلب؟" احمر نے حیرانگی سے کہا

"مطلب کے آپ کا نام بھی تو اے سے آتا ہے اور نور نے مہندی میں اے لکھا تھا" ماہین نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا

"احمر تو مجھے ایسے دیکھتا تھا کہ ابھی کھا جائے گا" عالیان نے ہنستے ہوئے

کہا

بیک وقت سب کا قہقہہ بلند ہوا



ماہین کی رخصتی کے بعد سب اپنے اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے احمر اور نور

گاڑی میں گھر جا رہے تھے

"احمر یہ کہا لے جا رہے ہیں؟ یہ گھر کا راستہ تو نہیں ہے" نور نے سامنے

دیکھتے ہوئے کہا

"نور تم خاموش ہو کے بیٹھو اغوا نہیں کروں گا تمہیں" احمر نے ڈائیو کرتے
ہوئے کہا

احمر نے گاڑی سی ویو پر روکی

"آؤ" احمر نے نور کی طرف کا دروازہ کھول کر اپنا ہاتھ اسکے سامنے کرتے
ہوئے کہا

Novelnagri

"نور تمہیں سی ویو کتنا پسند تھا" وہ دونوں ایک ساتھ ساحل پر چل رہے تھے
ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے جھونکے ان کے چہرے کو چھو رہے تھے نور کا
ہاتھ احمر کے ہاتھ میں تھا

"اب بھی پسند ہے" نور نے مسکراتے ہوئے کہا

"مجھے لگا تم سچ میں عالیان سے شادی کر لو گی" احمر نے افسردگی سے کہا

"آپ کی طرح نہیں ہوں کہ بار بار محبت ہو جائے" نور نے شرارت سے کہا

"ظن کر رہی ہو؟" احمر نے سوالیہ انداز میں کہا

"نہیں بتا رہی ہوں" نور نے ہنستے ہوئے کہا

"آپ کو پتہ ہے احمر جس دن آپ مجھے چھوڑ کر گئے تھے اس دن سے
میری زندگی تھم سی گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں چاہتے ہوئے بھی
اپنے قدم آگے نہیں بڑھا پارہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں نے تو
سوچا تھا اب اگر آپ سونے کے بھی بن کر آگئے تو بھی آپ کو معاف نہیں
کرونگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن یہ دل ہے نا یہ میرے اختیار مینہی
نہیں ہے آپ کے اتنے زخم دینے کے بعد بھی یہ صرف آپ کے لیے ہی
دھڑکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کہتے تھے نا کہ آپ کو میرے آنسوؤں
سے تکلیف ہوتی ہے آپ کبھی اندازہ بھی نہیں لگا سکتے ہیں آپ کے جانے

Novelnagri

[illegible]

"پلیز نور آئی ایم ریلی سوری مجھے معاف کر دو" احمر نے ندامت سے کہا

"میں اب تمہیں کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤں گا" احمر نے کہا

"تو آپ کہا سمجھ رہے ہیں اب آپ جائیں گے تو میں آپ کو جانے دوں

گی؟ کھانے زہر نا ملا دوں آپ کے" نور نے غصے سے کہا

"احمر اب گھر چلتے ہیں بہت دیر ہو گئی ہے" نور نے کہا

"ہاں چلو" احمر نے ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

احمر گنگناتے ہوئے گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا

اچانک سے گاڑی کے سامنے دو بائیک سوار آگئے احمر نے جلدی سے بریک
لگائی

"اترو جلدی سے" انہوں نے پستول دیکھاتے ہوئے کہا

احمر نے اطمینان سے ساری چیزیں ان کے حوالے کر دی

"گاڑی کی چابی بھی دو" اس نے جلدی سے کہا

"احمر دے دیں" نور نے ڈرتے ہوئے کہا تو احمر نے چپ چاپ گاڑی کی

چابی ان کے حوالے کر دی

"قیمتی سامان تو چھپا کر رکھا ہوا ہے" ان میں سے پہلے لڑکے نے نور کو
گھورت ہوئے کہا

"بلکواس بند کر" احمر نے اسکے منہ پر ایک زوردار مکہ رسید کیا

تو دسرے لڑکے نے غصے میں فائر کر دیا
گولی سیدھی اس کے دل پر لگی تھی
وہ دونوں لڑکے سب کچھ چھوڑ کر فوراً بھاگ گئے

احمر آپ کو کچھ نہیں ہوگا" احمر زمین پر گر چکا تھا نور اس کے برابر میں
بکٹھی اسے حوصلہ دے رہی تھی

نور نے جلدی سے زمین پر گرا موبائل اٹھایا اور سالیان کا نمبر ملانے لگی

"ہیلو" دوسری طرف سے احمر کی نیند سے خمار آواز ابھری

نور نے روتے ہوئے عالیان کو سب بتایا

عالیان اور ماہین وقت ضائع کیے بغیر وہاں پہنچے پھر عالیان نے جلدی سے

احمر کو گاڑی میں بیٹھا کر ہسپتال پہنچے

احمر کو فوری طور پر ایمر جنسی میں لے گئے



وہ سب ہسپتال کے کوریڈور میں موجود تھے افان صاحب اور سمرین بیگم بھی
پہنچ چکے تھے نور مسلسل روئے جارہی تھی اور ماہین کبھی نور کو حوصلہ دیتی
کبھی سمرین بیگم کو

"دیکھیں ان کی حالت بہت خراب ہے گولی سیدھا دل میں لگی ہے انہیں
بچانے کا صرف ایک ہی راستہ ہے "ہارٹ ٹرانسفر آپریشن" اگر ابک دو گھنٹے
میں کوئی صحت مند انسان اپنا ہارٹ انہیں ڈونیٹ کر دے یا پھر کوئی بالکل
فریش لاش جس کو مرے ہوئے کچھ گھنٹے ہوئے ہوں تو ان کا ہارٹ بھی
کام آسکتا ہے ہسپتال میں ہمارے پاس موجود نہیں ہے آپ کو جلد از کلد

Novelnagri

انتظام کرنا ہوگا ان کے پاس وقت بہت کم ہے "ڈاکٹر نے تفصیل سے
بتاتے ہوئے کہا

نور نے دل ہی میں فیصلہ کر لیا تھا اسے کیا کرنا ہے وہ کیسے اپنی محبت کو
اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھ سکتی تھی

"نور تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو تم ایسا کچھ نہیں کرو گی" ماہین اس کا ارادہ
جان گئی تھی

Novelnagri

"میں نے فیصلہ کر لیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نا جانے میری قسمت میں اور کتنے امتحان لکھے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور مجھے ہر امتحان محبت میں جیتنا ہے "نور نے سپاٹ لہجے میں کہا

"کتنا اچھا ہوگا نا میرا دل احمر کے سینے میں دھڑکے گا" نور نے چہرہ آنسوؤ سے تر تھا



کچھ گھنٹے بعد ڈاکٹر آپریشن تھپیڑ سے باہر آئے سب ان کی طرف لپکے

"مبارک ہو آپ سب کو آپریشن کامیاب رہا ان کی حالت اب خطرے سے
باہر ہے کچھ دیر میں انہیں ہوش آجائے گا" ڈاکٹر نے پیشہ وارانہ مسکراہٹ
چہرے پر سجا کر کہا



چار سال بعد-----

"بابا اٹھ جائیں آج اتوار ہے ہمیں بڑی ماما کی قبر پر فاتحہ پڑھنے جانا
ہے" تین سالہ حور کب سے احمر کو اٹھا رہی تھی

"اٹھ گئے حور کے بابا" احمر نے اسے پیار کرتے ہوئے کہا

"جاؤ ماما کو کہو آپ کو تیار کر دیں پھر ہم دونوں بڑی ماما کی قبر پر جائیں
گے" احمر نے اسے گود میں اٹھایا ہوا تھا

اب وہ دونوں قبر پر کھڑے فاتحہ پڑھ رہے تھے پھر دونوں نے مل کر قبر پر
پھول چڑھائے-----

"دادا جانی ہم آگئے بڑی ماما کی قبر پر سے" حور گھر آتے ہی افان صاحب کی
گود میں جا کر بیٹھ گئی

"دادا جانی کو تنگ نہیں کرو وہ اخبار پڑھ رہے ہیں" نور نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے کہا

چار سال پہلے-----

"نور پاگلوں والی باتیں مت کرو کوئی نا کوئی حل نکل جائے گا" ماہین نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"ماہین احمر کو کچھ ہو گیا تو میں جی نہیں پاؤ گی" نور نے روتے ہوئے کہا

"نور اللہ پاک پر بھروسہ رکھو" ماہین نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

[illegible]

حور سمرین بیگم کو بڑی ماما کہتی تھی کچھ مہینے قبل سمرین بیگم اپنے خالق حقیقی سے جا ملی

ختم شدہ